سخنان منظم و منظوم

کتنا برگشتہ ہوگئی دنیا
دشت ظلمت میں کھو گئی دنیا

آدمی آدمی کا دشمن ہے
دل فریب وحسد کا مسکن ہے

کیوں کسی کا کوئی بھلا چاہے
جب ہر اک بننا ناخدا چاہے

ہے قیادت کا بھوت سب پہ سوار
کم نظر اور جاں بلب پہ سوار

زرد رُو، دل سیاہ غصہ ہیں
کشتۂ مکر و آہ غصہ ہیں

ان کے دل کی کلی نہیں کھلتی
کیوں قیادت انھیں نہیں ملتی

زد میں اس غصے کے عیال بھی ہیں
اور طلاب خوش خصال بھی ہیں

یہ پھپھولے کہاں کہاں پھوڑیں
کیا بنا ڈالیں اور کیا توڑیں

دولتیں، محنتیں، دعا بے سود
سود بھی گویا ہو گیا بے سود

''کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی''

کتنی پشتیں گذر گئیں یارو!
ذاتیں لڑ بھڑ کے مر گئیں یارو!

پر قیادت کو چھو نہ پائے یہ
چھونا کیا جب کہ بُو نہ پائے یہ

لیڈری گویا بال عنقا ہے
غم یہ بے شک بہت پرانا ہے

جب فقط آہِ سرد بھرنا ہے
ایسے عالم میں جینا مرنا ہے

ہیں فری ورس ذہن و دل سب کے
وزن یہ لوگ کھو چکے کب کے

عیب ان کے دماغ کا کیڑا
یہ ہیں ملت کے تن میں اک پیڑا

اجتہادی گھرانے سے یہ جلن　　کئے دیتی ہے سب کو زاغ وزغن

بیشتر مولوی عدو ہیں مگر　　اس پہ ہے چترِ رحمتِ داور

ایک تھیلی کے چٹّے بٹّے ہیں　　گرچہ ان سب میں تھوڑے جھگڑے ہیں

جب قیادت کا نام ہوتا ہے　　مینڈکی کو زکام ہوتا ہے

ضد ہیں یہ خاندان علم کے بے بس　　جانی دشمن ہیں جان علم کے بس

دشمن اتحاد ہیں یہ سب　　جان بغض وفساد میں یہ سب

بش(لعہ) عدوئے رسولؐ و دین رسولؐ　　اس کے گرگے عداۃ آل بتولؑ

بش(لعہ) کے گرگوں کو کیا نہیں کہتے　　بش(لعہ) کو لیکن برا نہیں کہتے

کتنے یہ ناسعید(لعہ) جیسے ہیں　　حامیان یزید(لعہ) جیسے ہیں

اصل میں یہ بھی بش(لعہ) کے مہرے ہیں　　دل میں ان سب کے بش کے سکّے ہیں

اپنے ہم عہدوں سے حسد کے سبب　　کھاتے رہتے ہیں پیچ و تاب وتعب

کج نظر، کج خیال، کج اعمال　　زندگی ان کی قوم پر ہے وبال

اک زمانے سے ہیں گھوڑیّاں لدے　　قوم ان کو کہاں پہ دے پٹکے

علم و حکمت پہ بوجھ ہیں یہ لوگ　　پوری ملت پہ بوجھ ہیں یہ لوگ

مل کے اب کیجئے دعا رب سے　　قوم کو دے نجات ان سب سے

(ادارہ)